رودادِ عمل

دار العلوم دیوبند

سنہ ۱۳۸۸ھ

حسب ہدایت

حضرت مولانا الحاج قاری محمد طیب صاحب
مہتمم دار العلوم دیوبند

شائع کردہ

دفتر اہتمام دار العلوم دیوبند

روداد اجمالی کارگذاری دارالعلوم دیوبند

بابت ۱۳۸۸ھ

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

الحمد للہ کہ دارالعلوم کی عمر کا ایک سو چھٹا (۱۰۶) سال پورا ہو کر اب ایک سو ساتواں (۱۰۷) سال ہے۔ اس زیرِ نظر سال ۱۳۸۸ھ میں دارالعلوم کے شعبہ جات نے مستعدی اور تندہی سے اپنا اپنا کام انجام دیا اور خیر وخوبی سے یہ سال پورا ہوا۔

دار العلوم کی مقبولیت اور اُسکے مادّی و معنوی فوائد میں بہت حد تک مختلف اطرافِ ملک و بیرونِ ملک کے واردین وصادرین کی آمد وقیام کا دخل بھی ہے۔ آنے والے اچھے تاثرات لے کر جاتے ہیں تو اُن ہی تاثرات کی بازگشت فوائد کی صورت میں دارالعلوم کی طرف ہوتی ہے۔ اس لئے اس رپورٹ میں اس حصہ کو مقدّم رکھا گیا ہے۔

واردین و صادرین

اس سال دار العلوم میں جو حضرات تشریف لائے اُن میں قابلِ ذکر حضرات ذیل ہیں:۔ جناب مولانا محمد نانا صاحب افریقی۔ مولانا موصوف دارالعلوم کے قدیم فضلاء میں سے ہیں۔ اور جنوبی افریقہ میں دارالعلوم کے لئے برابر کوشش فرماتے رہتے ہیں۔ عرصہ کے بعد دیوبند تشریف لائے اور اس درمیانی مدت میں دارالعلوم کے

جو ترقیات کی ہیں انہیں دیکھکر بہت مسرور ہوئے۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس ایس کے ورما دار العلوم میں تشریف لائے اور معائنہ کیا۔ بہت محظوظ ہوئے اور معائنہ تحریر فرمایا۔

موصوف کے بعد میرٹھ ڈویزن کے اسسٹنٹ اکسائز کمشنر جناب سید شمیم الحسن صاحب تشریف لائے موصوف بھی بہت متاثر ہوئے اور معائنہ تحریر فرمایا۔

اِن ہی ممتاز اور نمایاں ہستیوں میں متحدہ عرب جمہوریہ اور شام کے سفراء محترم بھی ہیں جنہوں نے سال زیر نظر میں دار العلوم کا معائنہ فرمایا۔ یہ دونوں حضرات ۳۱ ر اگست ۱۹۶۸ء کو دار العلوم میں تشریف لائے۔ مہمان خانہ میں قیام فرمایا۔ اِن کے اعزاز میں بعد نماز ظہر جلسۂ خیر مقدم ہوا۔ جس میں مولانا فخر الحسن صاحب، مولانا اسعد صاحب اور مولوی محمد سالم صاحب نے تقریریں کیں۔ اور دار العلوم کے حالات پر روشنی ڈالی۔ دونوں سفیروں نے اپنی مختصر تقریریں دار العلوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور اس کی خدمات کو سراہا۔

۱۵ ر ذی قعدہ ۱۳۸۸ھ کو سعودی عرب اور کویت کے سفراء تشریف لائے اور دار العلوم کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے بعد ظہر اِن حضرات کے خیر مقدم کا جلسہ عام ہوا حضرت مہتمم صاحب مدظلہم نے اِن حضرات کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دار العلوم، اُس کے اکابر اور مسلک پر مختصر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد اِن حضرات نے تقریریں فرمائیں۔ دار العلوم کی خدمات کو سراہتے ہوئے اکابرِ دار العلوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

حجاجِ کرام

دار العلوم کی جانب سے فریضۂ حج ادا کرنے والوں کو خصوصی مراعات دیگئی ہیں۔ ہر سال متعدد کارکنانِ دار العلوم ادائے حج کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتے ہیں۔ حضرت مہتمم صاحب اور اُن کی اہلیۂ محترمہ کے علاوہ حضرت مولانا معراج الحق صاحب نائب مہتمم، مولانا حکیم محمد عمر صاحب پرنسپل جامعۂ طبیہ، مولانا محمود احمد صاحب گل ناظم تنظیم و ترقی، ڈاکٹر اعزاز الدین صاحب اُستاد انگریزی اور منشی وحید الدین صاحب محرر تعلیمات نے یہ سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ سب کے حج کو قبول فرماویں۔

فلم خانۂ خدا

دار العلوم کی جانب سے جہاں تحقیقی مسائل اور احکام بھیجے جانے کا ایک مستقل سلسلہ قائم ہے وہیں اس دور کے فتن و مخالفِ دین امور کی روک تھام بھی علمی انداز سے کئے جانے کا معمول رہا ہے۔ اسلام کی تعلیمات کو مجروح اور مخدوش کرنے کے لئے لوزنہ سے نت نئے حربے استعمال ہوتے رہتے ہیں اُن ہی سے "فلم خانۂ خدا" بھی ہے جس کی ابتدا افسوس ہے کہ ایک مسلم ملک (ایران) سے ہوئی۔ دوسرے مسلم ممالک نے بھی اس کا استقبال کیا اور لوگوں نے اسے ہی حجۃ بنالیا۔

اس سلسلہ میں دار العلوم سے استفسار کیا گیا تو اُسنے اسلامی تعلیمات اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کے عدم جواز کا فتوے دیا۔ جو ملک کے اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

دار العلوم دیوبند کے ذریعہ تحقیقی کام

یہ بات بڑی خوشی کی ہے کہ پچھلے چند سالوں سے اسلامی تاریخ پر تحقیقی کام اور ریسرچ کرنے والوں کی دار العلوم میں آمد کا سلسلہ بہت بڑھ گیا ہے۔ ایسے حضرات دار العلوم میں قیام کرکے کتب خانۂ دار العلوم سے مطلوبہ مواد اور معلومات فراہم کرتے ہیں۔

سال زیر نظر میں ایک امریکی خاتون مسز گیلی گر اہم آئیں۔ موصوفہ ہندوستان میں تحریک خلافت پر پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے ریسرچ کر رہی ہیں۔ مسز گیلی گر اہم ایک ہفتہ سے زائد دیوبند میں مقیم رہیں۔ انھوں نے اس مدت میں مسئلہ خلافت سے متعلق تین درجن کے قریب کتابوں کا مطالعہ کیا اور بیس علمی اور تاریخی سوالات مسئلۂ خلافت سے متعلق مرتب کئے۔ حضرت مہتمم صاحب نے تحقیق کے ساتھ اُن کے تفصیلی جوابات دیئے۔ موصوفہ ان جوابات سے بہت محظوظ ہوئیں۔

اسی طرح عثمانیہ کالج کرنول کے پروفیسر عبد الرزاق صاحب تشریف لائے موصوف "اودھ پنچ" پر تحقیقی کام کر رہے ہیں۔ یہ اخبار لکھنؤ سے شائع ہوتا تھا اور مزاحیہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا خاص ادبی مقام تھا۔

پروفیسر عبد الرزاق صاحب کے بیان کے مطابق ہندوستان کی مشہور لائبریریوں میں "اودھ پنچ" کے فائل کا سب سے زیادہ ذخیرہ اُن کو کتب خانہ دار العلوم میں دستیاب ہوا۔

بعض ریسرچ اسکالر خطوط کے ذریعہ اپنی تحقیق سے متعلق مواد اور معلومات طلب کرتے ہیں۔ اُن کی طلب کے مطابق حتی الامکان مطلوبہ معلومات اُن کے لئے مہیا کی جاتی ہیں۔

چنانچہ دہرہ دون کے ڈی۔ اے۔ وی کالج کے ریسرچ اسکالر مسٹر آر۔ بی۔ شرما

صاحب کی تحقیق کا موضوع ہے "میرٹھ ڈویژن میں اُنیسویں اور بیسویں صدی میں عیسائی مشن کے خلاف مسلمانوں کا کیا رویّہ رہا؟" اس سے متعلق دارالعلوم سے تاریخی تفصیلات طلب کی گئی تھیں جو بھیجدی گئی تھیں۔

اسی طرح مولانا ابوالحسن صاحب علی ندوی نے "نُزہتہ الخواطر" کی آٹھویں جلد کے لئے جو اس صدی کے مشاہیر کے حالات پر مشتمل ہے اور دائرۃ المعارف حیدرآباد سے شائع ہورہی ہے مولانا ندوی کی طلب پر دیوبند اور علمائے دیوبند کے حالات اور سنینِ وفات لکھکر بھیجے گئے۔ جس کا مولانا ندوی نے نزہتہ الخواطر کے تعارفی مقالہ میں جو دمشق کے عربی مجلّہ "مجمع اللغۃ العربیّہ" میں شائع ہوا ہے، شکریہ ادا فرمایا ہے۔

پاکستان میں قاری نفیس الحسن صاحب تھانوی بسم اللہ مسجد روہڑی ضلع سکھر نے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانحِ حیات کے مآخذ سے متعلق کتابوں اور معاصر علماء کے اسمائے گرامی دریافت فرمائے جو لکھکر موصوف کو بھیجے گئے۔

حافظ ارشد علی صاحب سندھ یونیورسٹی میں علمائے دیوبند کے "ادبی ذوق" پر تحقیقی مقالہ لکھ رہے ہیں اس کے لئے موصوف نے اکابر علمائے دیوبند کی تاریخِ پیدائش اور وفات وغیرہ کی تحقیقات کی جو جمع کرکے اُن کو بھیجی گئیں۔

گذشتہ سال مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی صدر شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی نگرانی میں یونیورسٹی کے لیکچرار حافظ رضوان اللہ صاحب حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری" پر ریسرچ کر چکے ہیں۔

حافظ صاحب اس وقت قاہرہ یونیورسٹی میں دارالعلوم دیوبند پر پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے مقالہ لکھ رہے ہیں۔ یونیورسٹی ہی کی ایک ہونہار طالبہ حضرت نانوتوی

قدس سرہٗ پر ریسرچ کر رہی ہیں۔

کتب خانہ دار العلوم کے علمی وسائل اور دار العلوم کے علمی آثار و فیوض سے اہلِ علم و تحقیق برابر استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے دو ہونہار ریسرچ اسکالر دار العلوم میں آکر کئی دن مقیم رہے۔ پہلے اقبال احمد صاحب ہیں جو حضرت شیخ الہندؒ کے موضوع پر تحقیقی مقالہ قلمبند کر رہے ہیں۔ دوسرے صاحب حسان ندوی ہیں جو "عرف" کے عنوان پر دادِ تحقیق دینا چاہتے ہیں دونوں صاحبوں نے بڑی یکسوئی کے ساتھ اپنے موضوعات سے متعلق مواد کی تحقیق و تلاش کی اور یہاں سے مطمئن واپس گئے۔ دونوں صاحبوں کو ہمارے محترم مولانا ظفیر الدین صاحب مفتاحی اور محترم سید محبوب رضوی نے ضروری معلومات بہم پہنچائیں اور اُن کی رہنمائی کے لئے اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔

یہ چند نام ہیں جو اس وقت زبانِ قلم پر آگئے ہیں ورنہ ہر سال متعدد حضرات اپنے اپنے تحقیقی کاموں کے سلسلہ میں دار العلوم سے رجوع کرتے رہتے ہیں۔ اور تا حدِّ امکان اُن کے ساتھ علمی اور تحریری تعاون کیا جاتا ہے۔ اور یہ سب برکت ہے دار العلوم دیوبند کے اس عظیم الشان کتب خانہ کی جس میں بیش قیمت اور نادر و کمیاب کتابوں کا عظیم ذخیرہ موجود ہے۔

وفیات

دار العلوم دیوبند کے لئے یہ سال گویا "عام الحزن" تھا۔ دار العلوم کے فضلاء اور اُسکے متعلقین میں سے کئی برگزیدہ اور نامور ہستیاں داغِ مفارقت دے گئیں۔ حضرت علامہ محمد ابراہیم صاحب رحمہ اللہ کا غم غلط نہیں ہوا تھا کہ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ میں دار العلوم کے ایک قدیم اور کہنہ مشق اُستاذ حضرت مولانا محمد جلیل صاحب

نے انتقال فرمایا۔ ابھی ان کا غم ہلکا نہیں ہوا تھا کہ ایک ہی ماہ کے بعد دارالعلوم کے نائب مہتمم بزرگوں کی روایات اور عادات و اطوار کے حامل حضرت مولانا محمد مبارک علی صاحبؒ بھی ۴ر جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ کی شب میں اللہ کو پیارے ہوئے۔ یہ دونوں بزرگ حضرت شیخ الہندؒ کے مخصوص تلامذہ اور خدام میں سے تھے۔ کم و بیش چالیس سال سے زیادہ دارالعلوم کی خدمات انجام دیں۔ اور تا دمِ واپسیں اُسی پرانی روش پر قائم رہے۔

ان دونوں بزرگوں کا غم ابھی تازہ ہی تھا کہ حضرت مولانا حمید الدین صاحبؒ رکن مجلسِ شوریٰ نے ۲۴ر شعبان ۱۳۸۸ھ کو مجلسِ شوریٰ میں شرکت کے لئے دہلی سے تشریف لاتے ہوئے مظفر نگر کے قریب کار کے حادثہ میں جاں بحق ہوئے۔

مولانا فہم و فراست اور دارالعلوم کی روایات کے تحفظ میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ دارالعلوم اور اس کے کاموں کے ساتھ شغف تھا۔ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت فرما دیں۔

یہی صدمات کیا کم تھے کہ ۴ر جنوری ۱۹۶۹ء مطابق ۱۴ر شوال ۱۳۸۸ھ کو حضرت مولانا محمود احمد صاحب نانوتویؒ بھی واصل بحق ہو گئے۔ مولانا اپنی سادگی، صاف دلی اور ٹھوس علمی استعداد کے لحاظ سے بڑی عظمتوں کے حامل تھے۔ مدھیہ پردیش میں آپ کا وجود علم و ہدایت کا ایک مرکز تھا۔

اس صدمۂ جانکاہ کو ایک عشرہ بھی نہیں گذرا تھا کہ ۱۴ر جنوری ۱۹۶۹ء، ۲۴ر شوال ۱۳۸۸ھ کو دارالعلوم کے صدر القراء مولانا قاری حفظ الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ بھی ایک طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ مرحوم نے بھی کم و بیش دارالعلوم میں ۴۰ سال فنِ قراءت کی خدمت انجام دی اور ہزاروں شاگرد اور مجوّد پیدا کئے جو ہند و پاک میں پھیلے ہوئے مسندِ علمِ تجوید و قراءت کی رونق بنے ہوئے ہیں۔

امدادی عطیات

جیسا کہ سال گذشتہ عرض کیا گیا تھا۔ دفتر اہتمام کے خطوط بھیجنے پر کویت کے ایک تاجر نے بمبئی کے اپنے دفتر سے پانچہزار چھ سو روپیہ عنایت فرمائے تھے۔ اسی مراسلت اور دار العلوم کے حالات وکوائف اور اعداد وشمار بھیجنے کے نتیجہ میں کویت کی وزارتِ اوقاف نے شعبان ۱۳۸۶ھ میں ساڑھے تین ہزار برطانوی پونڈ اپنے سفارت خانے کی معرفت روانہ کئے۔ اسکی رقم ہندوستانی سکّوں میں ۶۲۸۳۹ روپیہ بذریعہ اسٹیٹ بنک دار العلوم کو وصول ہوئے۔ خیال ہو رہا ہے کہ اگر کویت کا ایک سفر ہو جائے تو انشاء اللہ دار العلوم کے روابط بھی مستحکم ہوں گے اور مالی منفعت بھی ہوگی۔

تقرّرات

سال زیرِ نظر میں چار تقرر ہوئے۔ دار التربیت میں قاری محمد سعید عالم کا۔ دربانی میں محمد نعیم صاحب کا۔ تعمیرات میں بابو اعزاز احمد صاحب کا۔ اور دار الافتاء میں مولوی خورشید حسن صاحب کا۔ یہ آخری تقرر تبادلہ کی صورت میں زیرِ عمل آیا۔ مولانا قاری حفظ الرحمٰن صاحب کے انتقال کے بعد جب قاری محمد عتیق صاحب کو اُن کی جگہ پر مامور کیا گیا اور قاری محمد عتیق صاحب کی جگہ پر قاری عبد اللہ سلیم صاحب کو دار الافتاء سے لایا گیا تو دار الافتاء میں مولوی عبد اللہ سلیم صاحب کی جگہ پر مولوی خورشید حسن صاحب ابن مولانا سید حسن صاحب مرحوم کا تقرر کیا گیا۔ محمد نعیم کا تقرر بھی محمد قاسم دربان کے انتقال کے بعد ان کی جگہ پر کیا گیا۔

اخبار ورسائل اور طلبہ کے دار المطالعہ کو کتب خانہ سے ملحق کر دیا گیا ہے۔ اب حافظ اخلاق احمد صاحب، نگراں دار المطالعہ، مولانا ظہور الدین صاحب کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں۔

دفتر اہتمام کے دفتری اعداد و شمار

سال زیر نظر میں دفتر اہتمام نے ۴½ ہزار اشتہارات احکام رمضان اور عید کے اور ۵½ ہزار اشتہارات احکام عید الاضحی اور بقرعید کے طبع کرا کر ہند و پاک اور افریقہ و انگلینڈ وغیرہ ممالک میں روانہ کیے۔

روانگی ڈاک کے کل عدد (۲۴۹۷) ہیں جن میں یہ اشتہارات اور دوسرے خطوط وغیرہ سب شامل ہیں۔ باہر سے جو خطوط وصول ہوئے اُن کی تعداد (۱۴۱۰) ہے۔ دفاتر کو بذریعہ رجسٹر مراسلات جو کاغذات روانہ کیے گئے اُن کی تعداد (۱۳۴۷۹) ہے۔ جو ہدایتیں اور تجاویز بذریعہ رجسٹر احکام روانہ کی گئیں اُن کی تعداد (۷۷۳) ہے۔ (۴۷) امسلہ ترتیب دی گئیں جن میں (۳۲۱۷) کاغذ منسلک کیے گئے۔

ان عام اور مختصر حالات کے بعد دفاتر کی مختصر روداد عمل شعبہ وار پیش ہے۔

تعلیمی رپورٹ بابت ۱۳۸۸ھ

اس سال میں ۱۴۹۳ طلبہ داخل ہوئے ان میں سے ۱۳۵۰ طلبہ شریک امتحان ہوئے درجہ وار تعداد حسب ذیل ہے:۔

درجہ عربی	درجہ فارسی	درجہ حفظ	درجہ اردو دینیات	درجہ تجوید	درجہ انگریزی
۱۰۰۶	۶۳	۱۰۵	۱۱۸	۵۵	۳

درجہ عربی کے امتحان سالانہ میں ۱۰۰۶ طلبہ شریک ہوئے جنمیں سے ۸۸۵ کامیاب ۹۳ ناکام ۲۸ غیر حاضر رہے۔

درجہ عربی کے ۱۰۰۶ طلبہ میں سے ۲۹۳ طلبہ دورۂ حدیث کے امتحان سالانہ میں شریک ہوئے جنمیں سے ۲۷۲ کامیاب ۲۰ ناکام ۱ غیر حاضر رہے۔

دورہ تفسیر میں ۱۶ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے۔ ۱۳ کامیاب ۳ ناکام رہے۔

دورہ حدیث کے امتحان میں مولوی عبدالوحید حیدرآبادی فارم ۸۹ اول درجہ میں کامیاب ہوئے انہوں نے ۵۰۰ نمبر مقررہ میں سے ۴۸۶ نمبر حاصل کئے۔

دوسرے نمبر پر مولوی عبدالمنان مظفرپوری فارم نمبر ۵۳۷ کامیاب ہوئے انہوں نے ۴۷۵ نمبر حاصل کئے۔

تیسرے نمبر پر مولوی علی احمد بلیاوی فارم نمبر ۳۱۲ کامیاب ہوئے انہوں نے ۴۷۴ نمبر حاصل کئے۔

دورہ تفسیر میں مولوی امین بستوی فارم نمبر ۵۷۳۔ مولوی ولی محمد بھروچی فارم ۱۵۴ اول نمبر کامیاب ہوئے انہوں نے ۳۰۰ نمبر مقررہ میں سے ۲۷۰ نمبر حاصل کئے۔

درجہ فارسی میں ۶۳ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۳۸ کامیاب ۲۴ ناکام ۱ غیر حاضر رہے۔ ۷ طلبہ نے اس درجہ سے فراغت حاصل کی۔

درجہ حفظ میں ۱۰۵ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۹۹ کامیاب ۲ ناکام ۴ غیر حاضر رہے۔ ۱۹ طلبہ نے حفظ کی تکمیل کی۔

درجہ اردو دینیات میں ۱۱۸ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۹۱ کامیاب ۲۳ ناکام ۴ غیر حاضر رہے۔ ۷ طلبہ نے اس درجہ سے فراغت حاصل کی۔

درجہ تجوید خاص میں ۵۵ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۴۹ کامیاب ۶ غیر حاضر رہے۔

درجہ تجوید عام میں درجہ عربی کے ۲۹۵ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۲۷۷ کامیاب ۱۸ غیر حاضر رہے۔

صفِ عربی کے سالِ اول یعنی صفِ ابتدائی میں ۱۵۴ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۱۱۸ کامیاب ۱۸ ناکام ۱۸ غیر حاضر رہے۔

سالِ دوم یعنی صفِ ثانوی میں ۲۰ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۱۹ کامیاب ۱ غیر حاضر رہے۔

صفِ نہائی میں ۱۰ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے۔ سب کامیاب ہوئے۔

شعبۂ علومِ جدیدہ میں درجہ عربی کے ۴۷ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۴۲ کامیاب ۵ ناکام رہے۔

درجہ انگریزی میں ۳ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۲ کامیاب ۱ ناکام رہے۔

شعبۂ خوشخطی میں درجہ عربی کے ۲۱۶ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۱۹۷ کامیاب ۴ ناکام ۱۵ غیر حاضر رہے۔

نتیجہ مجموعی اعتبار سے ۹۷ فیصدی کامیاب رہا۔

رسالہ دارالعلوم

باوجود ناسازگار احوال اور کتابت و کاغذ کی گرانی کے رسالہ کی بروقت اشاعت جاری رہی اور تمام پرچے اپنے وقت پر شائع ہوئے۔ حسب سابق امسال بھی خریداران کا چندہ موا دستا رہا۔

رسالہ سے متعلق مولانا ظفیر الدین صاحب نے بھی مفوضہ خدمات جاری رکھیں۔ مختلف عنوانات پر اداریہ لکھے۔ عوام و خواص کے لئے عام مسائل پر مشتمل تشریح احادیث کا ایک سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ہر پرچہ میں چند احادیث کی توضیح و تشریح پر ایک مضمون شائع ہوتا رہتا ہے۔

رسالہ "دعوۃ الحق" دارالعلوم دیوبند

جب سے اسکی طباعت کا سلسلہ ٹائپ پر ہوا ہے اشاعت میں زیادہ تاخیر نہیں ہوتی۔ سال گذشتہ چاروں شمارے وقت پر شائع ہوئے۔ حضرت نانوتوی رح

اور دوسرے اکابرِ دارالعلوم کے مضامین اور تراجم شائع کئے گئے۔ مولانا وحید الزماں صاحب اور مولوی اخلاص احمد صاحب مستعدی سے یہ کام کر رہے ہیں۔

دعوۃ الحق بحمد اللہ عرب ممالک کے ہندوستانی سفارت خانوں میں اور عرب ممالک میں پہونچ رہا ہے۔

عرب اور دیگر اسلامی ممالک کے علاوہ روس، کینیا، حبش، ڈنمارک اور امریکہ و جرمن بھی ...... بحمد اللہ دعوۃ الحق پہونچ رہا ہے۔

جلد ۵ شمارہ ۱ بابت ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ سے دارالعلوم کے بارے میں تعارفی مضامین بھی شروع کئے گئے ہیں۔ جو عرصہ تک جاری رہینگے۔

شعبۂ خوشخطی

شروع سال تعلیمی میں جو طلبہ متفرق گھنٹوں میں مشق اور تصحیح خط کے لئے داخل ہوئے اُن کی تعداد ۲۳۱ تھی۔ مگر درمیانِ سال میں تعارض یا دوسری وجوہ سے بہت سے نام خارج ہو گئے۔ اور آخر سال میں بوقتِ امتحانِ سالانہ ۲۱۶ طلبہ رہ گئے جن میں ۱۹۹ شریک امتحان ہوئے۔ اور ۱۷ غیر حاضر رہے۔ ۱۹۹ میں ۱۹۲ کامیاب اور ۷ ناکام رہے۔

جو طلبہ مستقلاً اسی شعبہ میں داخل ہوئے تھے اُن کی تعداد ۴۵ تھی مگر بوقت امتحان سالانہ ۱۱ رہ گئے تھے۔ ۱۰ شریک امتحان ہو کر کامیاب ہوئے۔ ایک غیر حاضر رہا۔

ترتیب فتاوے

سال زیر نظر میں ترتیب فتاوے کے سلسلہ میں حدود و تعزیرات اور نذور و ایمان سے متعلق مسائل نقل کئے گئے ۔ ۱۳۳۹ھ تک نقل مسائل کا کام ہو گیا ہے ۔

ساتویں جلد جس میں نکاح و طلاق سے متعلق مسائل ہیں اُس کی کتابت ہو رہی ہے ۔ کاتب نے چونکہ کتابت میں تاخیر کی اس لئے اسکی طباعت امسال نہیں ہو سکی ۔ کتابت کا اکثر حصہ ہو چکا ہے ۔ بقیہ حصہ بھی جلد مکمل ہو کر یہ جلد بھی انشاء اللہ جلد طبع ہو جائے گی ۔ اسی کے ساتھ پہلی جلد کا پہلا اڈیشن ختم ہو گیا ۔ اسکی کتابت و تصحیح کا کام بھی ہوا ۔ کتابت مکمل ہو چکی ہے عنقریب پہلی جلد کا دوسرا اڈیشن شائع ہو جائے گا ۔

دار التربیت

جناب حاجی عزیز حسین صاحب کے معذور اور پنشن یافتہ ہو جانے کے بعد محرم ۱۳۸۰ھ سے اس شعبہ میں قاری محمد سعید عالم صاحب کام کر رہے ہیں ۔ قاری صاحب ایک جوان ، صالح اور پابند شریعت اُستاد ہیں ۔ طلبہ کی نگرانی ۔ دیکھ بھال نماز و دعا ، نشست و برخاست کے طریقے ، اسلامی آداب و معاشرت اور بچوں کی اصلاح و تربیت سے متعلق امور اُنھیں لکھکر دیدیئے گئے ہیں ۔ اُسی کے مطابق بچوں کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے ہیں ۔ مختلف تعداد میں بچے آتے جاتے رہتے ہیں ۔ اس وقت ۷ بچے زیر نگرانی ہیں جن میں سے ایک قدیم ہے اور ۶ جدید ہیں ۔ اس شعبہ کی ترقی کی صورتیں برابر زیر غور ہیں ۔

کتب خانہ

جائزہ کمیٹی کی سفارش اور مجلسِ شوریٰ شعبان ۱۳۸۸ھ کی منظوری کے بعد کتب خانہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک حصہ درسی کتابوں کا ہے اور دوسرا غیر درسی کتابوں کا۔ درسی کتابوں والے حصہ کی ذمہ داری حسب سابق ناظم صاحب کتب خانہ کے سپرد ہے۔ اور غیر درسی کتابوں والے حصہ کی نگرانی مولانا ظفیر الدین صاحب سے متعلق ہے۔ بعض ایسی کتابوں کی بھی ضرورت تھی جو یہاں دستیاب نہیں ہو رہی تھیں چنانچہ سال گزشتہ حج کے لئے جاتے وقت ایسی کتابوں کی فہرست لے لی گئی تھی اور وہاں سے جو رقوم وصول ہوئیں اُن کی کتابیں خرید لی گئیں۔ اس طرح المنجد کے چار نسخے۔ نہج البلاغۃ کے دو نسخے۔ بدایۃ المجتہد کے ۳ نسخے۔ البدائع الصنائع کا ایک نسخہ۔ البرہان کا ایک نسخہ۔ اور تفسیر المنار ۱۲ جلدوں کا ایک نسخہ خرید لیا گیا۔

سال زیر نظر میں جن کتابوں کا اضافہ ہوا اُن کی تعداد ۱۲۴۰ ہے ان میں عطایا بھی ہیں اور زرِ خرید بھی۔

عطایا میں سب سے بڑا عطیہ "المجلس الاعلیٰ للشیون الاسلامیہ" مصر کا ہے۔ اس ادارہ نے مختلف علوم و فنون کی ۵۵ کتابوں کے ۴۹۹ نسخے روانہ کئے۔ ان کتابوں کی درآمد میں مجلسِ معارف القرآن نے نمایاں کردار ادا کیا معتمد صاحب مجلس نے پتہ دریافت کر کے مجلسِ اعلیٰ کے معتمد سے مراسلت کی دار العلوم اور مجلسِ معارف کے اغراض و مقاصد واضح کئے۔ اس مراسلت کے نتیجہ میں یہ ۴۹۹ کتابیں وصول ہوئیں۔ جن میں سے ہر کتاب کا ایک ایک نسخہ مجلسِ معارف القرآن کو دیا گیا۔ اور بقیہ نسخے کتب خانہ میں داخل کئے گئے۔

اسی طرح ادارہ دار الاشاعت کلکتہ نے ۸۳ کتابیں عنایت فرمائیں۔
مولانا محمد یوسف صاحب مفسر دہلوی نے بھی حسب سابق ۸۰ کتابیں عنایت فرمائیں۔
مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نے کتاب معارف السنن کی تیسری جلد روانہ فرمائی۔
حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب نے "ہندوستان شاہانِ مغلیہ کے دور میں" اور "شاندار ماضی کا دورِ مجدّدی" مولانا قاضی زین العابدین صاحب نے "قاموس القرآن" اور "شہیدِ کربلا" مجلسِ معارف القرآن نے اپنی تمام مطبوعات کے تین تین نسخے۔ اور ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب حیدر آباد نے اپنی انگریزی تصنیف (خدا سے محبت) عنایت فرمائی۔

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ہمیشہ اپنی تصانیف دار العلوم میں روانہ فرماتے رہتے ہیں۔ امسال بھی دیگر کتابوں کے علاوہ "التعلیق الصبیح" کی ساتویں اور آٹھویں جلد روانہ فرمائی جس سے یہ نسخہ مکمل ہو گیا۔

خرید شدہ کتابوں میں مرقاۃ مطبوعہ آفسٹ بمبئی کے چار نسخے مصنف ابن ابی شیبہ کی تیسری جلد تفسیر ماجدی کے ۵ نسخے اور تفسیر مظہری کے ۵ نسخے شامل ہیں۔

امسال حضرات اساتذہ کو جو کتابیں دی اور واپس لی گئیں اُن کی تعداد ۹۸۱ ہے طلبہ قدیم و جدید کو دی ہوئی کتابوں کی تعداد ۹۰۲۷ ہے۔

متفرق اوقات اور سال بھر میں متعدد دفعہ جن طلبہ نے مطالعہ کیا اُن کی تعداد ۱۸۹۵۲ ہے۔ ۵۴۳ کتابوں کی تجلید و مرمت کرائی گئی۔ کتب خانہ کا دوسرا حصہ چونکہ ہال کے مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ابھی منتقل نہیں ہوا ہے اسلئے اُسکی عملی صورتیں ابھی سامنے نہیں آئیں۔ البتہ باب الظاہر میں اخبار و رسائل کا جو دار المطالعہ تھا اُسے کتب خانہ ہال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور اس حصہ کو حسب سفارش جائزہ کمیٹی مولانا ظفیر الدین صاحب کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

ترتیب کے سلسلہ میں امسال ۱۸۷ کتب پر کام ہوا۔ قلمی کتب کی فہرست کی کتابت ہو رہی ہے۔ کاتب چونکہ کتابت میں تاخیر کرتے ہیں اسلئے طباعت میں بھی تاخیر ہوتی ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ یہ فہرست چار سو صفحات پر آئیگی۔ اس طرح تقریباً پندرہ سو قلمی کتابوں کی فہرست اور اُس کا تعارف انشاء اللہ طبع ہو جائیگا۔ اور یہ ایک بڑا علمی کام ہوگا۔ اب تک یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ کون کون سی قلمی کتب موجود ہیں اور کس حال میں ہیں۔ اس فہرست اور تعارف سے یہ سب امور سامنے آجائینگے۔ اخبار و رسائل کے دارالمطالعہ کے سلسلہ میں مولانا ظفیر الدین صاحب نے ایک منصوبہ بنایا ہے۔ جو آئندہ پیش ہوگا۔

شعبۂ تبلیغ

حسب معمول سب مبلغین نے دعوتی اور اقدامی طور پر ۲۱۷ مقامات کا دورہ کیا ان دوروں میں کل ۴۸۳ تقریریں ہوئیں جو اصلاح و تبلیغ اور رشد و ہدایت سے متعلق تھیں۔ اس شعبہ کو ۱۱۶۶۱ روپیہ ۵۰ پیسے وصول ہوئے۔ جن میں سے ۴۵۹۲ روپیہ ۷۲ پیسے سفر خرچ میں صرف ہوئے اور ۷۰۶۸ روپیہ ۷۸ پیسے داخلِ خزانہ ہوئے۔

مقامات اور تقریروں کے اعتبار سے مولانا ابوالکلام صاحب سب سے زیادہ ہیں اور آمدنی کے لحاظ سے مولانا سیف اللہ صاحب زیادہ ہیں۔

مولانا ارشاد صاحب نے چونکہ امسال بوجہ علالت رخصت بھی حاصل کی اس لئے انہوں نے دورہ کم کیا۔ صوفی سعید حسن صاحب نے بھی امسال بوجہ علالت کم سفر کیا اس بنا پر ان کی رقم آمدنی بھی امسال چالیس ہزار سے زیادہ نہیں ہو سکی۔

جامعۂ طبیہ

حسبِ معمول اس شعبہ کے بھی دونوں کام تعلیم[1] اور علاج[2] معالجہ جاری رہے اور چھ اساتذہ ایک سکریٹری ایک مقسّمِ ادویہ اور ایک چپراسی نے خدماتِ مفوضہ انجام دیں۔

دواؤں کے سلسلہ میں حسبِ معمول ہمدرد دواخانہ دہلی۔ ہندسی۔سی۔ورکس مئو ضلع اعظم گڈھ۔ اور امیکو دواخانہ کلکتہ برابر امداد فرمارہے ہیں۔ دونوں دواخانوں نے سنہ ۱۹۶۹ء سے اضافہ بھی کردیا ہے۔ ہمدرد نے بجائے ۱۸۰۰ روپیہ کے ۳۰۰۰ روپیہ سالانہ اور ہندسی۔سی۔ نے بجائے ۱۰۰ روپیہ کے ۲۵۰ روپیہ کی دوائیں منظور کی ہیں۔ جناب حکیم محمد عمر صاحب اور حکیم انیس احمد صاحب بھی اپنے پاس سے دوائیں دیتے ہیں۔ چنانچہ سال زیرِ نظر میں دارالعلوم کی طرف سے ۶۱۶ مریضوں کا علاج کیا گیا جن پر (۷۴۰۰۔۱۸۱) روپیہ صرف ہوئے۔ ہمدرد دواخانہ کی ۱۸۰۰ روپیہ کی دواؤں سے ۳۴۳ - ۲۵ ہندسی۔سی۔ کی ۲۵۰ روپیہ کی دواؤں سے ۴۸۔۷ - شعبہ طب کی تیار کردہ دواؤں سے ۱۴۲ - اور حکیم محمد عمر صاحب و حکیم انیس احمد صاحب کی ذاتی دواؤں سے جو انہوں نے از راہ کرم مدرسہ سے ان کی کوئی قیمت نہیں لیتے ۲۹ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

شعبۂ تنظیم و ترقی

حسبِ معمول اس شعبہ کے کارکنوں نے مفوضہ خدمات خوش اسلوبی سے انجام دیں۔ سترہ سفراء تین مبلغین۔ چار محرر اور ایک چپراسی نے مولانا محمود احمد صاحب گل کی زیرِ سرکردگی کام کیا۔ مختلف رکاوٹوں اور موانع کے باوجود تقریباً تین لاکھ روپیہ نقد وصول ہوئے۔ اسی طرح غلّہ کی وصولیابی میں بھی بہت سی مشکلات حائل

ہو گئی ہیں۔ سب سے بڑی رکاوٹ دیہات کے مکاتب اور چھوٹے چھوٹے مدارس کا بھی غلہ اسکیم کا جاری کر لینا ہے۔ اسی کے ساتھ دیوبند کا مدرسہ اصغریہ بھی اپنے کو دیوبند کا مدرسہ اور تین سو سال پرانا مدرسہ باور کرا کے لوگوں کو متوجہ کرتا ہے جس سے بہت سے مقامات کے لوگ مغالطہ میں پڑ کر دارالعلوم کے چندے انہیں دیدیتے ہیں۔ کئی ایسی صورتیں کھل کر سامنے آئیں۔

بہر حال ان دشواریوں کے باوجود گیہوں ۴۸۱۹۹۸ کلو۔ اور دوسری اجناس ۲۵۶۹۱ کلو وصول ہوئیں۔

غلہ اسکیم کا جلسہ بھی وصولیابیٔ غلہ کے سلسلہ میں معاون ہوتا ہے۔ آنے والے اہلِ دیہات خوش ہوتے ہیں مدرسہ دیکھتے ہیں اور بچشم خود ترقیات کا معائنہ کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دیکھنے سے دوسرا اثر ہوتا ہے۔ اور اُن کی توجہ اور دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔

سنینِ ماضیہ میں تقریبًا سالانہ یہ جلسہ ہوتا تھا مگر درمیان میں بعض ناگزیر حالات کے پیشِ نظر دو سال جلسہ نہیں ہوا۔ ایک سال تو سرکاری طور پر دعوتوں پر پابندی تھی۔ اور ایک سال حضرت مہتمم صاحب، اور نائب مہتمم صاحب اور ناظم صاحب تنظیم و ترقی تینوں حج کو چلے گئے تھے اس لئے گذشتہ سالوں میں جلسہ نہیں ہوا۔ امسال ۱۵-۱۶ مارچ ۱۹۶۹ء کو جلسہ کیا گیا۔ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ تقریبًا ساڑھے پانچ ہزار مہمان شریک ہوئے جنہیں دو وقت کھانا دیا گیا۔ دونوں وقت کے کھانوں میں تمام طلبہ کو بھی شریک رکھا گیا دو وقت طلبہ کو بھی وہی پلاؤ دیا گیا جو سب مہمانوں کو دیا گیا۔

اس جلسہ کا دارالعلوم پر بار نہیں پڑتا۔ جلسہ ہی بار اُٹھا لیتا ہے۔ آمد و صرف تقریبًا برابر رہتا ہے۔ بلکہ آمدنی ہی کچھ زیادہ ہو جاتی ہے۔ امسال بھی تقریبًا پندرہ ہزار روپیہ آمدنی ہوئی۔ خرچ کا اندازہ تقریبًا ۱۲-۱۳ ہزار روپیہ کا ہے۔

دار الاقامہ

اس شعبہ کا نظم بھی حسب سابق تین نظماء اور ایک محرر کے ذریعہ کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ سالگذشتہ مولانا شریف حسین صاحب، مولانا خورشید عالم صاحب اور مولانا عزیز احمد صاحب سے یہ نظم متعلق رہا۔ ان تینوں حضرات نے باہمی اتفاق و اتحاد اور تعاون کے ساتھ کام انجام دیا۔ سالگذشتہ کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہیں آیا۔ اور نہ ہی بفضل خدا کسی مرض کا حملہ ہوا۔

سالگذشتہ تینوں حلقوں کے ۱۴ احاطوں اور ۲۰۷ کمروں میں ۱۰۵۵ طلبہ قدیم وجدید مقیم رہے جنکی اقامتی ضروریات، باہمی نزاع کا تصفیہ اور رہائش کا انتظام کیا گیا۔ طلبہ میں جزئیاتی نزاع کا پیش آجانا امر طبعی ہے عموماً معمولی جزئیات کا نظماء خود ہی تصفیہ فرما دیتے ہیں اہم معاملات دفتر اہتمام کے ذریعہ سلجھائے جاتے ہیں۔

دفتری سلسلہ میں دار الاقامہ نے جو کاغذات دوسرے دفاتر کو بھیجے اُنکی تعداد ۱۱۳۱ ہے۔ ان میں (۱۷۵) اُن کاغذات کی تعداد ہے جو طلبہ کے باہمی نزاع یا دوسری شکایات و ضروریات سے متعلق ہیں۔ ۲۶۱ سندوں اور تصدیق ناموں کے فارموں کی تکمیل کی گئی۔ اِن کے علاوہ ۱۶۵۳ کنسیشن فارموں ۲۶۴ شکر کارڈوں اور ۱۱۸۵ فارم داخلہ کی تکمیل و تصدیق کی گئی۔

عرصہ سے یہ چیز ذہن میں آرہی ہو اور سالگذشتہ کے بعض حوادث کے پیش نظر دار الاقامہ نے بھی زور دیکر توجہ دلائی ہے کہ جو طلبہ شہر میں مقیم ہیں اُن کی نگرانی اور دیکھ بھال کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے جس سے ان طلبہ میں بے راہ روی اور آزادی کی خو پیدا ہوتی جاتی ہے۔ .... اسلئے خیال یہ ہے کہ مسجد میں مقیم امام اور مؤذن طلبہ کو چھوڑ کر دوسرے جتنے بھی طلبہ کرایہ پر یا ویسے ہی شہر میں مقیم ہیں انہیں احاطہ دار العلوم میں مقیم کیا جائے اور شہر میں قیام پر پابندی عائد کر دی جائے۔

شعبۂ برقیات

اس شعبہ سے روشنی، پانی اور مسجد و مہمانخانہ کی نگرانی متعلق ہے۔ آب رسانی کے سلسلہ میں شمالی دروازہ دار جدید اور احاطۂ دار الصنائع میں جو نل پہلے سے نصب تھے اُن ہی کو دوبارہ نصب کیا گیا۔ اسی طرح جدید عمارت حوض والی میں بھی دوسری جگہ نصب کیا گیا۔ البتہ احاطۂ باغ میں پینے کے پانی اور کسی ایسے وقت دیگر ضروریات کے پورا کرنے کے لئے جب ٹنکی میں پانی نہ ہو جدید نل نصب کیا گیا۔ اس احاطہ کے طلبہ کی درخواست بھی تھی اور ضرورت بھی تھی۔

دار جدید میں بڑے ٹیوب ویل کے دوبارہ فٹنگ کا مسئلہ عرصہ سے چل رہا ہے۔ اور ہر سال دوبارہ فٹنگ کی منظوری حاصل کی جاتی ہے۔ مگر جب کام چل جاتا ہے تو فٹنگ نہیں کیا جاتا۔ مگر امسال دفتر کا خیال ہے کہ اسکی فٹنگ دوبارہ ناگزیر ہوگئی ہے۔

روشنی کے سلسلہ میں ناظم صاحب برقیات نے جو رپورٹ دی ہے اُس میں روشنی کی ضروریات ظاہر کی گئی ہیں۔ مہمان خانہ میں حسب معمول ملکی اور غیر ملکی ۵۲۳ مہمان تشریف لائے اور مہمانخانہ میں قیام کیا۔ ان ۵۲۳ میں سے ۲۱۴ مہمانوں کے قیام کے ساتھ طعام اور ناشتہ کا انتظام منجانب دار العلوم کیا گیا مہمانوں کے راحت و آرام کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ البتہ جگہ تنگ ہو رہی ہے۔ موجودہ کمروں میں سے ایک کمرہ کھانے کے لئے ایک کمرہ سامان کے لئے ہے۔ ۸ کمرے رہ جاتے ہیں جو بعض دفعہ ناکافی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بالائی حصہ میں مزید کمروں کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور بھی بعض ضروریات اور سامان کی طرف رپورٹ میں توجہ دلائی گئی ہے۔ جس کا رفتہ رفتہ انتظام کیا جائے گا۔

تیسرا کام صفائی کا ہے جسکی نگرانی قاری انعام الٰہی صاحب کرتے ہیں۔ سات خاکروبوں

اور دو بہشتیوں نے پورے سال صفائی کا کام مستعدی سے انجام دیا۔ صفائی کی کوئی شکایت نہیں ہوئی اور نہ خدا کے فضل سے کوئی وبائی مرض پھیلا۔ صفائی کا نظم قابلِ اطمینان طریقہ سے جاری رہا۔

دار الافتاء

حسبِ معمول اس شعبہ میں دو مفتی ایک نائب مفتی چار محرر اور ایک چپراسی نے پورے سال کام کیا۔ قاضی مقصود احمد صاحب چپراسی نے امسال فریضہ حج ادا کیا۔ سال زیرِ نظر میں کل ۶۱۰۰ فتاوے موصول ہوئے۔ کل موصول شدہ خطوط میں سے ۱۳۸ خطوط تنقیحات۔ تقاضے اور لغو سوالات پر مشتمل تھے بقیہ ۵۹۶۲ کے بتفصیل ذیل جوابات دئے گئے:۔

مولانا مفتی محمود حسن صاحب	۱۷۱۳
ر ر نظام الدین صاحب	۱۰۰۳
ر ر احمد علی سعید صاحب	۱۸۱۳
ر عبد اللہ سلیم صاحب	۱۱۸۷

استفتاء ہر قسم کے فتاوے پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان میں فقہی جزئیات بھی ہوتی ہیں اور حدیثی اشکالات بھی۔ تفسیری سوالات بھی ہوتے ہیں اور اصولی و تاریخی تحقیقات بھی۔ نیز دوسرے فرقوں اور جماعتوں کے متعلق بھی سوالات ہوتے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات نہایت تحقیق و تفتیش، باہمی مشاورت اور تبادلۂ خیال کے بعد دئے جاتے ہیں جن سے قوم و ملک کی رہنمائی ہوتی ہے بعض اہم علمی سوالات کے جوابات حضرت مہتمم صاحب خود بھی لکھتے ہیں جو دار الافتاء کے مشورہ کے بعد روانہ کئے جاتے ہیں۔ دار العلوم کے اس فیض عام سے ہزاروں بندگانِ خدا گھر بیٹھے مستفید ہو رہے ہیں۔

مطالعۂ علوم قرآنی

سالگذشتہ دو طلبہ کا اس شعبہ میں داخلہ ہوا تھا۔ مولوی محمد رضوان اور مولوی عبداللہ شکیل۔ مولوی محمد رضوان نے اپنے متعلّقہ عنوان "قرآن کا عطا کردہ نظام حیات" پر نہایت ضبط اور محنت و کاوش سے مقالہ مرتب کیا ہے۔ مولوی عبداللہ شکیل نے بھی اپنے مفوضہ عنوان "غیر مسلم قرآن کی نظر میں" پر ۳۵ صفحات کا مقالہ تیار کیا ہے۔ اور کافی محنت کی ہے۔ مولانا ظفیر الدین صاحب نگراں شعبہ کی رائے ہے کہ اس دائرہ کو اور وسیع ہونا چاہیئے۔ قرآن شریف کے ساتھ اگر حدیث و فقہ اور تاریخ کو بھی شامل کر لیا جائے تو اس میں مزید وسعت پیدا ہوگی۔ اور زیادہ سے زیادہ طلبہ مستفید ہو سکیں گے۔

شعبۂ تعمیرات

جدید عمارت موسومہ حوض والی کی تکمیل اور کتب خانہ ہال کی الماریوں اور جنگلوں کے علاوہ مطبخ کے دو حصوں میں پختہ فرش بنوایا گیا۔ ایک الماری بنوائی گئی۔ اور سوختہ کے احاطہ میں جو بڑا پھاٹک تھا اُسے دوسری جگہ بنوایا گیا۔ کیونکہ حوض والی عمارت کے بن جانے کی وجہ سے پہلے پھاٹک سے سوختہ کا ٹرک اندر نہیں آسکتا تھا۔ اسی طرح مطبخ کی ضروریات اور دوسرے تعمیری سامان لانے اور لیجانے کے لئے احاطہ کتب خانہ میں ایک بڑا پھاٹک بنوایا گیا جسکی افادیت غلّہ اسکیم کے جلسہ کے موقعہ پر ظاہر ہوئی۔

ان کاموں کے علاوہ بہت سے کمروں میں سفیدی اور کواڑ و دروازوں کی مرمّت کرائی گئی۔ بعض درسگاہوں اور دفاتر میں سفیدی کرائی گئی۔

امورِ خارجہ

حسب معمول غیر ملکی طلبہ کے پاسپورٹ اور ویزا کی تصدیق اور دوسری ضروریات کی تکمیل کی گئی۔ سرحدی طلبہ کے تصدیق نامۂ شہریت کی جانچ کی گئی۔ ۳۴۱ فارم تصدیق نامہ اور ۱۳۳۲ فارم کنسیشن جاری کئے گئے۔

دار الصنائع

حسب سابق اس شعبہ کے چاروں معلّمین ایک محرر اور ایک چپراسی نے خدمات مفوضہ انجام دیں۔ جلد سازی، چرم دوزی اور خیاطی تینوں شعبوں میں شروع سال میں ۴۵ طلبہ داخل ہوئے تھے جن میں ۷،۴ مختلف گھنٹوں والے تھے اور ۷ ایسے طلبہ تھے جو پورا وقت اسی شعبہ میں دیتے تھے۔ ان ۴۵ طلبہ میں سے امتحان سالانہ کے وقت ۲۹ طلبہ باقی رہ گئے تھے۔ جن میں سے ۲۸ شریک امتحان ہوئے۔ ایک غیر حاضر رہا۔ ۲۸ شریک امتحان میں سے ۲۱ کامیاب اور سات ناکام ہوئے۔

دار الصنائع کے آمد و صرف کی تفصیل یہ ہے۔ چرم دوزی نے (۱-۸۲-۲۰۳ روپیہ) کا سامان خریدا اور (۸-۷-۳۸۳ روپیہ) کا سامان مثل ہینڈ بیگ۔ فائل کیس۔ بٹوہ تھیلا اور لبستہ وغیرہ فروخت کیا۔ (۷-۹۸-۲ روپیہ) کی بچت رہی۔

جلد سازی نے (۸۹-۱۱۴ روپیہ) کا سامان خریدا اور کتب خانہ کی ۴۳۵ کتابوں اور دوسرے رجسٹر وغیرہ کی تجلید سے (۸-۳-۲۰۹ روپیہ) داخل کئے اس طرح (۸۹-۱۰۱-۶ روپیہ) کی بچت رہی۔ خیاطی نے بھی جزئی طور پر باہر کا کام کیا۔ مجموعی طور پر ان تینوں صیغوں نے (۱۸-۲۶۰۱ روپیہ) کا سامان خریدا اور (۴۳-۴۶۱۸) روپیہ داخل کئے۔ اس طرح تنخواہوں اور دفتری مصارف کو چھوڑ کر (۲۵-۱۰۱۷ روپیہ) کی بچت رہی۔

تنظیم ابنائے قدیم

حسب معمول ایک ناظم اور دو محرروں نے اس شعبہ کی خدمات مفوضہ انجام دیں۔ مولانا انوار الحسن صاحب جن کو تنظیمی سلسلہ سے اس شعبہ میں لیا گیا تھا تنظیمی کاموں پر ابھی پوری توجہ نہیں دے سکے۔ تاہم اپنے دوروں میں فضلاء کو اس طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ ابھی ایسی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی کہ دار العلوم کی مرکزی شان کے مطابق کوئی ہمہ گیر کام ہو۔ یا کسی مرکزی مقام پر کوئی اجتماع کیا جائے۔

مولانا موصوف نے سال زیرِ نظر میں حسب سابق ستر مقامات کا دورہ کیا۔ اور ستّر سے زائد تقریریں کیں۔ جن میں اسلامی تعلیمات و احکام کی پیروی کے علاوہ دار العلوم کے مقاصد اور تنظیمی امور کی وضاحت بھی کی۔ اس معنوی فائدہ کے علاوہ تقریباً پچاس ہزار روپیہ دار العلوم کو ان کے ذریعہ وصول ہوئے۔

فضلائے دار العلوم کی ماہانہ اسکیم سے ۱۰۶۵ وصول ہوئے۔

مولانا انوار الحسن صاحب اور صوفی سعید حسن صاحب کے دورہ کے سلسلہ میں تقریباً دوسو خطوط دفتر اہتمام سے مخصوص حضرات کے پاس روانہ کئے گئے اور ان دونوں حضرات کی تقریباً (۲۵۰۰) رسیدات روانہ کی گئیں۔ اور ضروری تعارفی لٹریچر اور احکامِ رمضان و عید الاضحیٰ روانہ کئے گئے۔

آئینۂ دار العلوم کے دوسرے ایڈیشن اور ایک تعارفی کتابچہ کی اشاعت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

فتاوٰے دار العلوم سوانح قاسمی، اور البم کی فروخت سے ۱۹۱۶ روپیہ وصول ہوئے۔ حسب تجویز مجلس شوریٰ ان کتابوں کی خرید و فروخت کا تعلق اب دفتر تنظیم ابنائے قدیم سے ہو گیا ہے۔

محافظ خانہ

محافظ دفتر سید محبوب صاحب رضوی نے مستعدی اور تندہی سے متعلقہ فرائض انجام دئے۔ معمولی ڈاک مخصوص مسودات۔ کارروائی جلسے اور کوائف دارالعلوم کی تسوید وتبویب میں دفتر اہتمام کا ہاتھ بٹایا۔ شعبہ جات سے آئے ہوئے ۱۷۶۱ مسلہ اور رجسٹر محافظ خانہ میں داخل کئے۔ شعبہ جات کے مختلف فارم طبع کرائے جنکی تعداد ۵۰۶۹۸ ہے۔ شعبۂ تنظیم ومحاسبی کی رسیدات اور اہتمام وتعلیمات۔ کے لیٹر فارم اور عیدو بقرعید کے اشتہارات کی طباعت کا بھی کام کیا۔

مولوی عبدالحق صاحب پیشکار کی رخصت کے زمانہ میں قائم مقامی کے فرائض انجام دئے۔

شعبۂ اوقاف

حسب معمولی اس شعبہ کے دو مستقل کارکن ایک منصرم اور ایک محرر کام کر رہے ہیں مجلس شوریٰ کی اجازت سے مجلس عاملہ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۸ھ نے عارضی طور پر مزید ایک محرر اجیر کی اجازت دے رکھی ہے۔ چنانچہ منشی عزیزالرحمن صاحب اسی وقت سے کام کر رہے ہیں۔ اور پوری محنت اور قابلیت سے کام چلا رہے ہیں۔

اس دوران میں منصرم صاحب بیمار زیادہ رہے باہر کا اور مقدمات کا زیادہ کام منشی عزیزالرحمن ہی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ نقول دستاویزات کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ سنہ ۱۸۷۵ء سے سنہ ۱۹۴۷ء تک کی دستاویزات درج رجسٹر ہو گئی ہیں۔ منصرم صاحب نے اس رپورٹ میں بھی مستقل ایک محرر اور ایک چپراسی کے اضافہ کی درخواست کی ہے یعنی اگر منشی عزیزالرحمن صاحب کو مستقل کر دیا جائے تو ان کی طلب پوری ہو جائے گی۔

کرنال کی جائداد صحرائی اور لدھیانہ کی جائداد سکنائی کی واگزاری کیلئے مقدمات چل رہے ہیں۔

لدھیانہ میں مولوی سعید الرحمٰن صاحب کرایہ وصول کرتے ہیں اور آمد و صرف کا حساب بھیج دیتے ہیں۔ اسکی
آمدنی ہی سے عدالتی مصارف پورے کئے جا رہے ہیں۔ اس حال میں بھی دارالعلوم کو سال
زیر نظر میں ۶۶۹ سمالیے وصول ہوئے۔ یہی حال کرنال کا ہے۔

یہی حال گوہانہ کی جائداد کا بھی تھا یہاں بھی سابق پیروکار تو بے دخل ہو چکا ہے
مگر بعض قابضین سے مقدمہ چل رہا ہے توقع ہے کہ سال ۱۳۸۹ھ میں ان تینوں جگہ کے
مقدمات بحق دارالعلوم فیصل ہو جاوینگے۔

منصرم صاحب کی رائے یہ ہے کہ انبالہ اور شاملی کے مکانات بہت پرانے اور خستہ حالت
میں ہیں اگر پوری مرمت کرائی جائے تو مصارف بہت زیادہ ہونگے اور اگر مرمت نہ ہو تو ان کے
گر جانے کا قوی خطرہ ہے۔ ایسی حالت میں ان کو فروخت کر کے دوسری جائداد کا لیا جانا مناسب ہوگا۔

جملہ اوقاف سے صفر ۱۳۸۸ھ سے ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ تک ۱۰½ ماہ کی آمدنی ۳۳۱۸۲
روپیہ ہے۔ اگر حسب سابق یہ سال بھی صفر تک چلتا تو آمدنی میں کمی نہ ہوتی۔ مگر چونکہ حسب تجویز مجلس
شوریٰ ذی الحجہ پر سال ختم کر دیا گیا اس لئے ۱½ ماہ کی آمدنی اس سال میں نہیں آئی۔ جو سال
۱۳۸۹ھ میں شمار ہو گئی تھی۔ خرچ بھی گو منظور شدہ سے کم رہا اور کم ہونے کی وجہ وہی
۱۰½ ماہ کے اخراجات کا ہونا ہے۔ تاہم یہ خرچ اس وجہ سے زیادہ ہے کہ سال زیر نظر میں دہلی
اور کانپور کے کارپوریشن نے کئی کئی سال کے بقایا ہاؤس ٹیکس کافی تعداد میں وصول
کئے یہ مقدار تقریباً تین ہزار روپیہ ہے۔ اگر یہ تین ہزار روپیہ نہ دئے جاتے تو ۱۰½ ماہ کے
مصارف ۱۱۸۴۷ روپیہ میں مزید تین ہزار کی کمی رہتی۔ یہ ہاؤس ٹیکس کیوں باقی رہے۔ بروقت
کیوں ادائیگی نہیں کی گئی۔ اسکی تحقیقات ہو رہی ہے۔

مہرولی میں بھی چار دکانیں ہیں ایک پر تو آل انڈیا ریڈیو کا قبضہ ہے۔ جو نہ کرایہ دیتا ہے
اور نہ کسی مراسلہ کا جواب دیتا ہے۔ بقیہ تین دکانیں بلحاظ ماہوار کرایہ پر ہیں۔ مگر کرایہ دار
نادہند ہیں دو دکان جو کالورام کے قبضہ میں تھیں اُن میں سے ایک اس سے خالی کرا کر دوسرے کو

[illegible] روپیہ ماہوار پر دیدی گئی ہے۔ اس طرح تینوں دکانوں کا کرایہ اب بوجہ [illegible] سالانہ کی بجائے [illegible] سالانہ ہو گیا ہے۔ خدا کرے سال بہ سال وصول ہوتا رہے۔

گوشوارہ تفصیلی آمدنی شعبۂ اوقاف بابت سال ۱۳۸۸ھ

لگان سالانہ	کرایہ مکانات	منافع ملز وجائداد	بہار باغ	بونڈ	متفوق	میزان
[illegible]	[illegible] ۲۹	[illegible] ۲۱	[illegible]	[illegible] ۴۱	[illegible] ۶۴	[illegible] ۵۵ پ

گوشوارہ تفصیلی خرچ شعبۂ اوقاف بابت سال ۱۳۸۸ھ

تنخواہ اوقاف	مرمت مکانات	سفر خرچ	مقدمات	مصارف ڈاک	فیس آڈٹ	پراپرٹی ٹیکس	ہاؤس ٹیکس	مالگذاری سرکاری	متفرق	دیگر	میزان
[illegible] ۸۷ پ	[illegible] ۴۵	[illegible] ۹۵	[illegible] ۲۰	[illegible] ۶۴	[illegible] ۳۸	.	[illegible] ۳۵	[illegible] ۸۴	[illegible] ۴۰	[illegible] ۲۱	[illegible] ۲۹ پ

معائنہ جات

نقل معائنہ عالیجناب عمر ابو ریشہ صاحب سفیر مملکت شام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے سفیر متحدہ عرب جمہوریہ جناب عیسیٰ سراج الدین کی معیت میں کتب خانہ کا معائنہ کیا۔ میرے دل میں اس وقت کتب خانہ کی زیارت نے گہرا نقش چھوڑا ہے۔

علماء حضرات نے زمانۂ ماضی میں نایاب قلمی ذخیرہ کی فراہمی کے لئے جو زبردست سعی کی ہے ہمارے دل میں اسکی بڑی قدر ہے اور ہم اسے ایک عظیم سرمایہ سمجھتے ہیں جو تمام دُنیا کے شائقین علم و فن کے لئے ہمیشہ چشمۂ جاریہ کی حیثیت سے باقی رہے گا۔

دستخط

عمر ابو ریشہ سفیر مملکت شام

۳۱ر اگست ۱۹۶۸ء

نقل معائنہ عالیجناب محترم انس یوسف یاسین صاحب

سفیر مملکت سعودی عرب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

خدا کا شکر ہے کہ مجھے اس زبردست مرکز کے دیکھنے کا موقع ملا جس میں خدا کا نام لیا جاتا ہے اور کتاب اللہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔
میں خدائے عزّ وجلّ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس مرکز کو ایسے افراد پیدا کرنے کے لئے موقع دے جو اسلامی تحریک کی قیادت اور مسلمانانِ عالم کی عزت وعظمت کی بازآوری کا کام انجام دیں۔

دستخط ————

انس یوسف یاسین سفیر مملکت

سعودی عرب

۲ر فروری سنہ ۱۹۶۹ء

نقل معائنہ عالیجناب عیسیٰ سراج الدین صاحب سفیر مملکت مصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

میں بڑا خوش قسمت ہوں کہ مجھے اس ادارہ کو دیکھنے کا موقع ملا جو ایک ایسے شاندار مقصد کی تکمیل کے لئے قائم کیا گیا ہے جس سے انسانیت کو حقیقی آسودگی حاصل ہوتی ہے ۔

اس ادارہ کے ذریعہ اس کے رجال کار نے تمام دنیا میں اسلام کا وہ پیغام پھیلا دیا ہے جو امنِ عالم کی اساس اور اتحاد کی بنیاد ہے اور اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں اپنی زندگی وقف کئے ہوئے ہیں ۔

میں ان سب کے لئے اور کارکنان کے لئے نیک توفیق اور خدا کی جانب سے جزائے خیر کی دعا کرتا ہوں ۔ وَاللہ ولی التوفیق ۔

دستخط

عیسیٰ سراج الدین سفیر مملکتِ مصر

۲ ؍ فروری سنہ ۱۹۶۹ء

نقل معائنہ جناب مولانا محمد فاروق صاحب
میر واعظ کشمیر

میری یہاں آنے کی دیرینہ تمنا تھی الحمد للہ کہ وہ پوری ہوئی۔ اور میں یہاں آکر بے حد مسرور اور متاثر ہوا۔ ہمارے خاندان کا اس ادارہ سے گہرا تعلق رہا ہے۔ دارالعلوم دیوبند جو اسلامیانِ عالم کی خدمت انجام دے رہا ہے وہ قابلِ صد تحسین ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس ادارہ کو اور زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں کے اکابرین سے ملکر خاص کر مہتمم صاحب مولانا محمد طیبؒ صاحب سے ملکر مجھے بے حد مسرت ہوئی۔ یہاں جو میری اور میرے ساتھیوں کی مہمان نوازی کی گئی اُس کے لئے بھی میں خاص طور سے شکر گزار ہوں۔

محمد فاروق عفی عنہ

۱۰ر فروری ۱۹۶۹ء

نقل معائنہ جناب جگن ناتھ صاحب

یہ میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ مجھے اس ادارہ میں حاضر ہونے کا موقع ملا اور اُن بزرگوں کی خدمت میں چند لمحے میں نے بسر کئے جن کی خدمت میں حاضر ہونا عین سعادت ہے۔

یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے یہاں حضرت مولانا محمد فاروق صاحب میر واعظ کشمیر کے ہمراہ آنے کا موقع ملا۔

دستخط جگن ناتھ

۱۰ر فروری ۱۹۶۹ء

نقشہ اجمالی آمد و صرف دارالعلوم دیوبند
بابت ۱۳۸۸ھ

نمبر شمار	مدات	آمدنی: روپیہ	آمدنی: پیسے	صرف: روپیہ	صرف: پیسے
۱	عطیات	۴۲۱۲۹۰	۲۹	۴۸۲۵۱۲	۲۹
۲	زکوٰۃ	۴۲۸۵۶۳	۴	۲۱۶۴۷۷	۸۶
۳	صدقات وغیرہ	۱۳۱۲۷۷	۰	۱۰۶۴۶۸	۵۸
۴	تعمیرات	۱۲۳۰۵	۵۵	۴۵۴۸۵	۶۵
۵	خرید و تجلید کتب	۴۵۱۸	۷۰	۲۵۹۹	۹۰
۶	تبلیغ	۵۸۳۹	۵	۲۱۲۱۱	۸۵
۷	تنظیم ابنائے قدیم و نشر و اشاعت	۳۹۶۱	۸۴	۷۱۶۲	۸۱
۸	صنعت و حرفت	۲۸۸۸	۸۴	۱۲۶۸۸	۷۷
۹	رسالہ دارالعلوم	۹۷۱۱	۵۷	۱۳۶۹۲	۶۷
۱۰	رسالہ دعوۃ الحق	۵۶۰	۶۰	۴۲۵۷	۷۵
	میزان	۱۰۲۰۹۱۶	۴۸	۹۱۳۵۹۰	۱۳

مندرجات

مطبوعہ آزاد پرنٹنگ پریس دیوبند